41

Regd. No. L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے — ششماہی ۱۳ — سہ ماہی ۷ — ماہوار ۲½ — فی پرچہ ۱؍

۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ ★ ۱۳؍ اخاء ۱۳۳۰ ہش ۱۳؍ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء ★ نمبر ۲۳۷

شیخ عبداللہ کی خیال آرائی

سرینگر ۱۲؍ اکتوبر۔ ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے پرجا پریشد کے نام نہاد اسمبلی کے انتخابات کے بائیکاٹ پر خیال ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ پارٹی بھی پاکستان کے ہاتھوں میں کھیل رہی ہے۔ اس کا یہ فیصلہ قومی دانشمندی کے خلاف ہے۔

کراچی ۱۲؍ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ ۲۳ و ۲۴ اکتوبر کے لگ بھگ کراچی میں پاکستانی صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس منعقد ہوگی امید کی جاتی ہے وزیر اعظم مشرقی بنگال مسٹر نورالامین ۲۲ اکتوبر کو کراچی پہنچ جائینگے

برطانیہ سوڈانی عوام سے استصواب کے بغیر سوڈان کی حیثیت میں کوئی تبدیلی منظور نہیں کریگا

لندن ۱۲؍ اکتوبر۔ آج برطانی حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانیہ سوڈان کی حیثیت میں اس وقت تک کوئی تبدیلی منظور کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جب تک سوڈانی عوام سے پیش از وقت استصواب نہ کر لیا جائے۔ وہ اپنے اس ارادہ کے تحت مصر کی یکطرفہ منسوخی کو بھی منظور نہیں کرے گا۔ اور نظم و نسق کے بارے میں سوڈان کے گورنر جنرل کو پوری پوری حمایت دے گا۔ اس اعلان میں اس امر کی وضاحت کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ کے اس نظریئے سے امریکہ اور فرانس بھی کلیتہً متفق ہیں۔ ایک اور خبر کے مطابق قبرص میں برطانی فوجوں کو جلد ہی ہوائی جہازوں کے ذریعہ سوڈان بھیجدیا جائے گا۔ تاکہ وہاں فوجی مدافعت مضبوط ہو جائے۔ یاد رہے اس سے قبل برطانیہ نے مصر کو ایک مراسلہ بھیجا تھا۔ جس میں اسے خبردار کیا تھا۔ کہ اگر مصر میں ایک انگریز کے جان و مال کو بھی نقصان پہنچا تو اس کی ساری ذمہ داری مصر پر ڈالی جائے گی۔

برطانیہ سے حالت جنگ کا اعلان

قاہرہ ۱۲؍ اکتوبر۔ مصر کی بڑی سیاسی پارٹی اخوان المسلمین نے حکومت مصر سے مطالبہ کیا ہے کہ برطانیہ سے حالت جنگ کا اعلان کر دیا جائے۔ اور اس سے ہر قسم کے سیاسی معاشرتی اور اقتصادی تعلقات منقطع کر لئے جائیں اور جلد از جلد سارے اسلامی ملکوں کی ایک مشترکہ کانفرنس بلا کر مشترک مفادات سے متعلقہ امور طے کئے جائیں۔

فرانس برطانیہ کے ساتھ

پیرس ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ فرانس کی حکومت نے مراقش میں اپنے مفادات کے تحفظ کی خاطر مصر سے برطانیہ کے تنازعہ کے بارے میں برطانیہ کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے

خودکشی کے مترادف

سڈنی ۱۲؍ اکتوبر۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ انکی حکومت مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کے مفادات کو اس سے زیادہ ختم ہو جانا خودکشی کے مترادف گردانتی ہے

ترکی کا رویّہ

سوڈان ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ برطانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان کی اطلاع کے مطابق معاہدہ کی تنسیخ کے فیصلہ کے بعد سوڈان سے متعلق نئی برطانی تجاویز پر سرنو غور ہو رہا ہے۔ ترجمان نے بتایا کہ ترکی کا رویہ امدادی ہے۔

اقتصادی ناکہ بندی اور بنکوں میں امانتوں کی ضبطی سے ایران کو جھکایا نہیں جا سکتا

ایران و برطانیہ میں ازسرنو بات چیت کی توقع

لیک سکسیس ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ آج یہاں برطانیہ اپنی نئی تجویز چھاپ رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ ایران کی ۲۰ ستمبر والی تجاویز کی بناء پر برطانیہ از سرنو بات چیت پر تیار ہو جائے گا۔ ایران کے نائب وزیر اعظم آقائی حسین فاطمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر اس نئی قرارداد کا انجام یہ ہو کہ دونوں ملکوں میں ازسرنو بات چیت شروع ہو جائے تو ایران اس کا خیر مقدم کرے گا۔ کل آپ نے کہا۔ اگر برطانیہ نیک نیتی سے تجاویز پیش کرے گا۔ تو ایران کو ازسرنو گفتگو میں تامل نہ ہوگا۔ لیکن آپ نے ساتھ ہی خبردار کیا کہ برطانیہ کی یہ سب سے بڑی خود فریبی ہوگی اگر وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ اقتصادی ناکہ بندی اور بنکوں میں ایرانی رقوم کو ضبط کر کے ایران کو جھکایا جا سکے گا۔

...کہ وہ کانفرنس کے اندر رہ کر اس ادارہ کی خامیاں دور کریں۔

کراچی ——— ۱۲؍ اکتوبر

● پچھلے پندرہ دنوں کے اندر کراچی سے ۵½ لاکھ من سمندری نمک مشرقی پاکستان بھیجا جا چکا ہے۔ اور آئندہ تین دنوں کے اندر مزید ۱½ لاکھ من نمک بھی بھیجا جا رہا ہے۔ اور ۴ لاکھ من مزید سمندری نمک بھیجنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

● آج یہاں پاکستان مدیران جرائد کی مجلس عاملہ کا اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کے شروع میں تقریر کرتے ہوئے کانفرنس کے صدر مولوی اختر علیخاں نے کہا اس اجلاس کا مقصد کانفرنس کے غیر مطمئن عناصر کو مفاہمت سے راہ راست پر لانا ہے۔ چھوڑنے والوں کو چاہیئے ص

معاہدہ اٹلی میں تبدیلی پر روس کو کوئی اعتراض نہیں لیکن ایک شرط ہے

ماسکو ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ روس نے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ اٹلی سے معاہدہ میں تبدیلی پر روس کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لیکن یہ تبدیلی صرف اٹلی سے معاہدہ ہی میں نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ بلغاریہ، ہنگری، رومانیہ اور فن لینڈ کے صلحناموں میں بھی ہونی چاہیئے۔ اور یہ بھی کہ اسے اقوام متحدہ میں شامل کر لیا جائے۔ لیکن ایک شرط ہے کہ وہ شمالی اوقیانوس کے معاہدہ سے نکل جائے۔

ڈاکٹر امبیدکر کا استعفیٰ منظور

نئی دہلی ۱۲؍ اکتوبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے ہندوستان کے سابق رکن قانون ڈاکٹر امبیدکر کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس خط و کتابت کو شائع کرنے کی اجازت دے دی ہے جو ان دونوں میں ہوئی۔ آج ڈاکٹر امبیدکر حکومت کے مقابل کے بنچوں پر عام ممبروں میں بیٹھے۔ یاد رہے ڈاکٹر امبیدکر اس احتجاج کے طور پر مستعفی ہوئے ہیں کہ ہندوستان میں پسماندہ قوموں اور اچھوتوں سے سخت ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔

عراق و برطانیہ کے معاہدہ میں تبدیلی کا مطالبہ

بغداد ۱۲؍ اکتوبر۔ عراقی حکومت نے بھی برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ برطانی عراقی معاہدہ میں اہم تبدیلیاں کی جائیں۔ وزیر اعظم عراق نوری السعید پاشا نے جو تقریریں کی ہیں یہ تبدیلی ان کی بناء پر کی جائے۔ کل بیان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ مناسب وقت آنے پر عراق سے سارے برطانی ہوائی اڈے ختم کر دیئے جائینگے آپ نے کہا اب پہلا معاہدہ بھی پرانا ہو چکا ہے اور اس میں اسلئے بھی تبدیلی لازمی ہے کہ اس سے ہماری بالادستی اور خودمختاری میں فرق آتا ہے۔

عارضی سمجھوتہ ہو گیا

ٹوکیو ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ آج اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے رابطہ افسروں میں دو مرتبہ ملاقاتیں ہوئیں۔ اور آخری اطلاع کے مطابق دونوں میں جنگ ختم کرنے کی عارضی صلح کی بات چیت کو ازسرنو شروع کرنے کے بارے میں ضروری مسائل پر عارضی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

کراچی ۔ ۱۲؍ اکتوبر۔ حاجیوں کا جہاز سفینۂ عرب کل ۱۲۲۷ حاجیوں کو لے کر جدہ سے روانہ ہو گیا۔ امید کی جاتی ہے کہ وہ جمعرات تک کراچی پہنچ جائیگا۔

پیکن ۱۲؍ اکتوبر۔ عوامی چین کے وزیر اعظم نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ایشیا کے دوسرے مسائل کو حل کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ سب سے پہلے کوریا میں جنگ بند ہو جائے۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احادیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

افسر کی اطاعت لازمی ہے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول علی المرء المسلم السمع والطاعة فیما احب وکرہ الا ان یومر بمعصیة فان امر بمعصیة فلا سمع ولا طاعة

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے۔ خواہ اسے ان کا حکم اچھا لگے یا نہ لگے۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں۔ جس میں خدا اور رسول کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو۔ اگر وہ ایسا حکم دیں۔ تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

تشریح۔ یہ حدیث اسلامی معیار اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے۔ اسلام ایک انتہا درجہ کا نظم وضبط کا مذہب ہے۔ وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں۔ اور صاف صاف اعلان کرتا ہے کہ لا اکراہ فی الدین (یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں) لیکن جب کوئی شخص خوشی اور شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے۔ تو پھر اسلام اس سے اس نظم وضبط کی توقع رکھتا ہے۔ جو ایک منظم قوم کے شایان شان ہے۔ وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔ اور افسروں کے حکموں پر حیل وحجت کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ جو حکم پسند ہو وہ مان لیا۔ اور جو ناپسند ہوا اس کا انکار کر دیا۔ "سنو اور مانو" اسلام کا ازلی نعرہ رہا ہے۔ مسلمان کے اس ضابطۂ اطاعت میں صرف ایک ہی استثنا ہے۔ اور وہ یہ کہ اسے کسی ایسی بات کا حکم دیا جائے۔ جو صریح طور پر خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے خلاف ہو۔ اس کے علاوہ ہر حکم میں خواہ وہ کچھ ہو۔ کیسے ہی حالات میں دیا جائے۔ "سنو اور مانو" کا اٹل قانون چلتا ہے۔

اور یہ جو اس حدیث میں الطاعة (یعنی مانو) کے لفظ کے ساتھ السمع (یعنی سنو) کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک لطیف حکمت کی طرف اشارہ کرنا مدنظر ہے۔ کہ ایک مسلمان کا کام صرف منفی قسم کی اطاعت نہیں ہے کہ جو حکم اسے پہونچ جائے وہ اسے مان لے اور بس بلکہ اسے مثبت قسم کی شوق آمیز اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہیئے۔ اور گویا اپنے افسروں کی طرف کان لگائے رکھنا چاہیئے۔ کہ کب ان کے موتہہ سے کوئی بات نکلے۔ اور کب میں اسے مانوں ورنہ محض اطاعت کے لئے الطاعة کا لفظ بولنا کافی تھا۔ اور السمع کا لفظ زیادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس لفظ کا زیادہ کرنا یقیناً اسی غرض سے ہے۔ کہ تارسمی اطاعت کی بجائے شوق آمیز اطاعت کا معیار قائم کیا جائے پس اسلامی ضابطہ اطاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ

(۱) ہر امر میں اپنے افسر کے حکم کی اطاعت کرو۔ خواہ اس کا حکم تمہیں پسند ہو یا نہ پسند ہو۔

(۲) اپنے افسر کی طرف شوق کے ساتھ کان لگائے رکھو۔ تاکہ اس کا کوئی حکم تمہاری تعمیل سے باہر نہ رہ جائے۔

(۳) لیکن اگر تمہارا افسر کسی ایسی بات کا حکم دے۔ جو خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے صریح خلاف ہے۔ تو پھر جہاں تک اس حکم کا تعلق ہے۔ اس کی اطاعت نہ کرو۔

(چالیس جواہر پارے)

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کیلئے

نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک بی۔اے بی۔ٹی معلمہ جو کہ ہائی کلاسز کو سائنس اور ریاضی بھی پڑھا سکے کی ضرورت ہے تنخواہ کا گریڈ ۲۰۰ — ۸ — ۱۵۰ ہوگا۔ اور گرانی الاؤنس بھی ماہوار دیا جائے گا۔

امۃ الرحمن عمر ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول

تعطیل

بروز ہفتہ مورخہ ۱۳/۱۰/۵۱ کو بوجہ عاشورا پریس بند ہوگا۔ اس لئے ۱۴/۱۰/۵۱ بروز اتوار پرچہ شائع نہ ہو سکے گا۔ احباب کرام مطلع رہیں

(منیجر)

سنبھل جاؤ!

فرمایا:- "پچھلے سال بھی مجھے بار بار توجہ دلانی پڑی اور میرے بار بار توجہ دلانے پر جماعت سنبھل گئی۔ لیکن یہ سال پچھلے سال سے بھی بدتر ہے۔ پچھلے سال اس وقت تک ایک لاکھ اٹھارہ ہزار وصول ہو چکا تھا اور وہ سال اتنا خراب تھا کہ کئی دن بغیر آمد کے گذر جاتے تھے۔

اس سال (سترھویں سال) باوجود اس کے کہ احباب نے وعدہ کیا تھا کہ وقت پر ادا کریں گے اور قربانی پیش کریں گے۔ صرف ایک لاکھ بارہ ہزار پانچ سو روپیہ کی آمد ہوئی ہے۔ گویا تحریک جدید کے لحاظ سے وہ سال تاریک اور بُرا تھا۔ یہ سال اس سے بھی زیادہ تاریک اور بُرا ہے۔ ان حالات میں جو لوگ وعدہ پورا کرنے میں سستی کر رہے ہیں۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ کہیں کہ ہم وہ جماعت ہیں جس نے اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرنا ہے۔ اگر وعدہ نہ کرتے تو اس سے بہتر تھا کہ وہ وعدہ کر کے اس کو پورا نہیں کر رہے ہے"

تحریک جدید کے دفتر اوّل کے مجاہد اپنے وعدوں کا محاسبہ کریں اور آج سے ہی یہ کوشش کریں کہ سترھویں سال کا ان کا وعدہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک سو فی صدی پورا ہو جائے۔ کیا آپ اپنا وعدہ پورا کر چکے؟

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی ہمشیر زادی عزیزہ صبیحہ بعمر ۳ سال دو ہفتے سے ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے۔ اور بہت لاغر ہوگئی ہے۔ صحابہ کرام احباب جماعت و درویشان کی خدمت میں التماس ہے کہ عزیزہ کی شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائی جائے۔ محمد عبداللہ اعجاز (۲) میری ہمشیرہ آمنہ بی بی بیوہ صوبیدار مظفر خان صاحب مرحوم کا اپریشن ڈاکٹر بلقیس فاطمہ ایم۔ آر۔ سی۔ او۔ جی نے جمیعت سنگھ جانکی دیوی ہسپتال میں کیا ہے۔ پیٹ کھولنے پر معلوم ہوا کہ رسولی جڑوں والی ہے جو نکالی نہیں جا سکتی۔ احباب سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے۔ کہ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ لاہور

ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ بنکوں کے ذریعہ دفتر محاسب کو رقومات بھجواتے وقت ان کی تفصیل سے بھی مطلع فرمایا کریں۔ کیونکہ بنک کو اگر آپ کوئی مستقل ہدایت اپنے حساب میں سے کوئی ماہوار رقم دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کو بھجوانے کی دیتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس مستقل ہدایت کی نقل دفتر محاسب کو بھی معہ مکمل تفصیل بھجوائی جائے۔ ورنہ بنک کی طرف سے بغیر کسی تفصیل سے موصول ہونے والی رقم کے متعلق اندیشہ ہے کہ غلط تفصیل سے جمع ہوتی رہے گی۔ یا کچھ عرصہ بعد بلا تفصیل جمع رہ کر چندہ عام میں جمع ہو جائے گی جس کی ذمہ داری ایسی رقوم بھجوانے والے پر ہوگی

دفتر محاسب کو ایک دقت یہ بھی پیش آرہی ہے کہ بعض احباب ہمارے حسابات بنک میں رقوم جمع کروا کر دفتر محاسب کو بنک کی رسیدات اپنی تفصیل چندہ جات کے ساتھ بھجوانے کی بجائے اپنے ہی پاس رکھ لیتے ہیں۔ ایسی رقوم بھی داخل خزانہ نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ جمع کنندہ کی طرف سے بنک کی اصل رسیدات یا بنک کی طرف سے دفتر محاسب کو ایسی رقومات کے صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہونے کی اطلاع نہ مل جائے۔

اگر جمع کنندہ بنک کی رسید بلا تاخیر معہ تفصیل دفتر محاسب کو بھجوا دیا کرے۔ تو رقم محسوب کرنے اور ضروری رسیدات بھجوانے کے لئے انشاء اللہ دفتر ہذا کی طرف سے بھی فوری کارروائی ہو سکے گی۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۱ء

انبیاء علیہم السلام کو "حکم" بطور انعامِ الٰہی کے ملتا ہے

کل ہم نے ان الحکم الا للہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے قرآن کریم کی چند آیات پیش کی تھیں۔ جن میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں اور سیاق و سباق میں رکھ کر بتایا تھا۔ کہ یہ الفاظ جیسا کہ خوارج اولین اور اس زمانے کے سیاسی ملاؤں کا خود ساختہ نظریہ ہے۔ بالجبر اسلامی حکومت قائم کرنے کا اصول پیش نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صرف حاکمیت کو واضح کرتے ہیں۔ اور اسکو ان سیاسی ملاؤں کے نظریہ جبر سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ جو اسے اپنے نظریہ کی بطور بنیاد کے پیش کرتے ہیں۔

ہم نے عرض کیا تھا کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ حکم کو اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس کے وہی وسیع تر معنے لئے جائیں گے جو اس کے قادر مطلق ہونے کی صفات کے ساتھ میل کھاتے ہوں۔ اور اس کی ازلی و ابدی ذات کے شایانِ شان ہوں۔

"حکم" کے معنے کو قرآن کریم کی آیات سے واضح کریں گے۔ جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کو عطا کرتا ہے۔ یہ حکم دراصل اس ساری جماعت کے لئے انعام ہوتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کے گرد اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جمع ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق ہم اکثر آیات جو ہمیں قرآن کریم سے ملی ہیں یہاں اکٹھی درج کر دیتے ہیں۔

(۱) ماکان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا ربانیین بما کنتم تعلمون الکتاب وبما کنتم تدرسون ... الی آخرہ

(آل عمران ۷۹-۸۰)

یعنی جس بشر کو اللہ تعالیٰ کتاب اور حکم اور نبوت عطا کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا میرے بندے بن جاؤ۔ بلکہ وہ تو یہ کہے گا۔ کہ رب والے ہو جاؤ۔ اس لئے تم کو کتاب سکھائی گئی ہے۔ اور اس لئے کہ تم پڑھتے ہو

(۲) وتلک حجتنا اٰتینٰھا ابراھیم علیٰ قومہ نرفع درجات من نشاء۔ ان ربک حکیم علیم۔ ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون وکذالک نجزی المحسنین وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ والیاس کل من الصالحین واسمٰعیل والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العالمین ومن اٰبائھم وذریتھم واخوانھم واجتبینٰھم وھدینٰھم الیٰ صراط مستقیم۔ ذالک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون۔ اولٰئک الذین اٰتینٰھم الکتاب والحکم والنبوۃ

(انعام ۸۵-۹۱)

اور ہم نے ابراہیمؑ کو یہ دلیل اپنی قوم کے مقابلہ میں دی۔ جسے ہم چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں۔ یقیناً تیرا رب حکمت والا جاننے والا ہے۔ اور ہم نے اسے (ابراہیم علیہ السلام کو) اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی۔ اور پہلے ہم نے نوحؑ کو بھی ہدایت دی تھی۔ اور اس کی ذریت میں سے داؤد و سلیمانؑ اور ایوبؑ اور یوسفؑ۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اور ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور زکریاؑ اور یحییٰؑ اور عیسےٰؑ اور الیاسؑ۔ یہ سب صالحین میں سے تھے۔ اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ۔ اور یونسؑ اور لوطؑ اور ہم نے ان تمام کو دنیا پر فضیلت دی۔ اور ان کے آباؤ اجداد اور اولاد اور بھائیوں کو۔ ہم نے ان کو چن لیا۔ اور سیدھے راستہ کی طرف راہنمائی کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے۔ وہ اس سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور اگر وہ شرک کرتے۔ تو جو وہ عمل کرتے وہ حبط ہو جاتے۔ یہ لوگ (یعنی مذکورہ بالا نبی) وہ ہیں جن کو ہم نے کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی۔

(۳) ولما بلغ اشدہ اٰتینٰہ حکماً وعلماً۔ (یوسف ۲۲)

اور جب وہ (یوسف علیہ السلام) اپنی مضبوطی (بلوغت) کو پہونچے۔ ہم نے اس کو حکم اور علم عطا کیا۔

(۴) یا یحییٰ خذ الکتاب بقوۃ واٰتینٰہ الحکم صبیا (مریم ۱۳)

اے یحییٰ جو کتاب ہم عطا کرتے ہیں۔ اس کو مضبوطی پکڑلے۔ اور ہم نے اس کو بچپن میں حکم عطا کیا۔

(۵) ولوطا اٰتینٰہ حکماً وعلماً (انبیاء ۷)

اور لوط ہم نے اس کو حکم اور علم عطا کیا۔

(۶) وکلا اٰتینا حکماً وعلماً۔ (انبیاء ۸۰)

اور ہم نے سب (مندرجہ بالا نبیوں) کو حکم اور علم عطا کیا۔

(۷) فوھب لی ربی حکماً وجعلنی من المرسلین (شعراء ۲۲)

پس میرے رب نے مجھ (موسےٰ) کو حکم عطا کیا اور مجھے رسولوں میں سے بنایا۔

(۸) ولقد اٰتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ ورزقنٰھم من الطیبٰت وفضلنٰھم علی العالمین (جاثیہ ۱۷)

اور ہم نے یقیناً بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت عطا کی تھی۔ اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا تھا۔ اور ان کو تمام دنیا پر فضیلت عطا کی تھی۔

ان آیات کے مطالعہ سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(۱) یہ "حکم" صرف انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کو بطور انعام کے دیا جاتا ہے۔

(۲) دراصل یہ حکم اس ساری جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص انعام ہوتا ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔

(۳) ضروری نہیں کہ اس حکم میں سیاسی اقتدار بھی شامل ہو۔

پہلی دونوں باتیں سورۃ آل عمران ۷۹-۸۰ اور سورۃ جاثیہ ۱۷ سے اچھی طرح واضح ہوتی ہیں۔ سورۃ آل عمران ۷۹-۸۰ میں اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ جس کو یہ حکم ملتا ہے۔ وہ بالضرور اللہ تعالیٰ کی توحید کی تبلیغ کرتا ہے۔ یعنی یہ "حکم" صرف ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے خود اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ حکم صرف انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء کو ہی عطا ہو سکتا ہے۔ سورۃ جاثیہ ۱۷ میں اللہ تعالیٰ نے تمام قوم بنی اسرائیل کو اس انعام کا حاصل کرنے والا قرار دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام کو اور ان کے خلفا کو جو حکم عطا ہوتا ہے۔ وہ ساری جماعت کے لئے انعام ہوتا ہے۔ جو ان کے ساتھ اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کھڑی ہوتی ہے۔ اسی طرح نبوت اور خلافت راشدہ یا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ تمام امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت ہوتی ہے۔ اور یہ خاص عطیہ الٰہی ہوتا ہے۔ انسان کی تکوینی جدوجہد سے نہیں مل سکتا۔

تیسری بات کہ اس خاص "حکم" میں سیاسی اقتدار کا شامل ہونا ضروری نہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ عطیہ صرف ان انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ جن کو سیاسی اقتدار بھی حاصل تھا۔ بلکہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے خواہ انہیں سیاسی اقتدار حاصل ہوا یا نہیں حضرت یحییٰ علیہم السلام کو بھی یہ "حکم" عطا ہوا۔ اس سے اس خاص "حکم" کے سیاسی حکومت سے وسیع تر معنے صاف ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سے واضح ہے کہ جو لوگ محض تکوینی جدوجہد سے خلافت راشدہ والی حکومت الٰہیہ قائم کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ وہ سخت غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور اپنا اور اپنی قوم کا وقت بے کار ضائع کر رہے ہیں وہ اگر صالحین کی حکومت قائم کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو یہ حکومت ہرگز اس معنے میں خلفائے راشدین کی حکومت الٰہیہ نہیں کہلا سکتی۔

پھر یہ سیاسی ملا یہ خود ساختہ نظریہ بھی پیش کرتے ہیں۔ کہ "انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود لادینی حکومتوں کو بزور شمشیر مٹا کر ان کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرنا ہے"۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اس لادینی نظریہ کی بھی پرزور تردید کی ہے۔ اور بتایا کہ جو "حکم" ہم اپنے انبیاءؑ کو عطا کرتے ہیں۔ ضروری نہیں ہے۔ کہ اس میں سیاسی اقتدار بھی شامل ہو۔ بات یہ ہے کہ انبیاءؑ علیہم السلام کا حقیقی کام انسانوں کے جسموں پر نہیں۔ بلکہ انسانوں کے دلوں پر بھی اللہ تعالیٰ کی حکومت قائم کرنا ہے۔ صرف چند گزشتہ انبیاء علیہم السلام کو سیاسی حکومت بھی عطا کی گئی ہے۔ اور وہ اس لئے کہ ان کا پالا ایسے شدید مخالفین سے پڑا تھا کہ جب تک ان کے ظلم و جور کا مقابلہ تلوار سے نہ کیا جاتا۔ اور ان کی سیاسی طاقت کو جس کو وہ صد عن سبیل اللہ کے لئے وقف کر دیتے تھے توڑا نہ جاتا اعلائے کلمۃ الحق کی تبلیغ کما حقہ نہیں ہو سکتی تھی۔ (باقی)

آج سے چوالیس سال قبل

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک ڈائری

"ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" (الہام الٰہی)

۹ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء الہام الٰہی :-

"ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں"

یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے۔ جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں ؎

قطب شیر و صید کردن کار او
باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان سے ہے وہ تو سب کو حاصل ہو ہی جاتی ہے۔ کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو باواسطہ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے۔ اور ابدی نجات کو پا لے۔ اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں بمنزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں۔ باعتبار بہشت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے۔

دن خوفناک ہیں

۱۰ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔ ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آ کر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے تقریباً دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹہ کے تشریف فرما رہے۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔ دو ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے۔ اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے۔ گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے۔ چاہئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آ جائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی باتیں ہیں۔ معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائیگا۔ جب تک کہ سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔

اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئیے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔

دنیا کی بے ثباتی

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسی کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی۔ ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلود ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا۔ اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی۔ اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کے اس پر یہ لکھوا دیا ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے
کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہئیے۔ مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے۔ ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے۔ پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا دیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے۔ یہ سب بغض ناجائز ہیں۔ ہم بھی بعض دفعہ کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے۔ جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں۔ اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں۔ ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو خدا کے واسطے ہے۔ اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے۔ کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے۔ نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں۔

جائز بغض

جوشش نفسانی اور للّٰہی جوشش میں فرق کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک واقعہ سے سبق حاصل کرو۔

حضرت علیؓ سے سبق لو

لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا۔ بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل جاتا تھا۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علیؓ اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے۔ اس پر اس نے تعجب کیا۔ اور حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا۔ اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں۔ اور خون کا پیاسا ہوں۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا یہ کیا بات ہے؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب قتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تم کو پکڑتا تھا۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اور اس میں مجھے غصہ آیا تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے۔ اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئے گا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا۔

اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے۔ پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا۔

غرض انسانوں کو چاہئیے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہئیے۔

کمزور لوگ

ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی تمام قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں۔

حضرتؑ نے فرمایا۔ ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے۔ لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیاداری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں۔ وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کے شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حقیقۃ الوحی

فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے۔ اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اس کو پڑھ لیں۔ دوسرے کی قسم کا نہ ماننا ہی تقویٰ کے برخلاف ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسرے کی قسم پوری ہونے دی تھی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی دوسرے آدمی کی قسم کو پورا کیا تھا۔ غرض ہم ایک نیک کام کے واسطے قسم دیتے ہیں کہ وہ بلا سوچے سمجھے گالیاں نہ دیں اور مخالفت نہ کریں۔ کم از کم ہمارے دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کر لیں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں۔ پھر ان کو معلوم ہو جائے گا کہ حق کس بات میں ہے۔

(بدر ۱۹ ؍ مارچ ۱۹۰۷ء)

ملک امام الدین صاحب و عبد الحفیظ صاحب تاجران کراچی کا قابل تقلید نمونہ

فنانشل سیکرٹری صاحب جماعت کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ۔ ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحبان یہاں تھوک کوئلہ کے بیوپاری ہیں۔ یہ صاحبان نہایت مخلص اور سلسلہ کے لئے بہت قربانی کرنے والے ہیں۔ پہلے سال جب انہوں نے کراچی میں اپنا کاروبار شروع کیا تو اس سال کا کل منافع دس ہزار روپیہ تمام کا تمام چندہ میں دے دیا۔ اس کے بعد ہر سال اپنا حساب کرنے پر تمام سال کا چندہ یکمشت پوری شرح سے ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ ۵۱-۵۲ء کو انہوں نے سال رواں کا چندہ عام مبلغ ۱۰۵۶ روپے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ ۱۴۰ روپے اور مقامی چندہ ۸۸ روپے کل مبلغ ۱۲۸۴ روپے یکمشت ادا کر دیئے ہیں۔ چندہ تحریک جدید انہوں نے ابتداء میں ہی ادا کر دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق بخشے اور ان کے مال میں برکت دے۔ دیگر تاجروں کو بھی ان کے عمل سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال بڑھتا ہے۔ اور اس کی راہ میں بخل سے کام لینا یقیناً خسارہ کا موجب ہے۔

نظارت بیت المال ربوہ

اسلام پر بزور شمشیر پھیلنے کا الزام سراسر غلط ہے

ایک مستشرق کی شہادت

شیخ محمد احمد پانی پتی

یورپین مورخین اور عیسائی مصنفین کا ہمیشہ سے یہ وطیرہ رہا ہے۔ کہ وہ کسی موقعہ پر بھی اسلام پر جا و بے جا حملے کرنے سے نہیں چوکتے۔ اور خواہ کوئی موقع ہو یا نہ ہو۔ وہ ہمیشہ نیش زنی سے ہی کام لیتے ہیں۔ ان کی طرف سے شروع سے اب تک سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لغو اور بیہودہ اعتراضات جن کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر کئے جا چکے ہیں۔ اور روز بروز ان کی طرف سے اس بارے میں کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ پھوٹتا ہی رہتا ہے۔

سب سے بڑا اعتراض جو وہ اسلام پر کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اسلام ایک خونی مذہب ہے۔ جس کا مقصد دنیا میں آنے سے محض بے گناہوں کا خون بہانا اور بجبر اپنے متبعین کے لئے حکومت حاصل کرنا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ اسلام اپنی ترقی کے لئے محض "تلوار کا رہین منت ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ میں تلوار نہ ہوتی۔ تو نا ممکن تھا۔ کہ آج مسلمان اتنی بڑی تعداد میں دنیا میں موجود ہوتے اور ان کی دنیا میں کوئی سلطنت قائم ہو سکتی۔ یہ تلوار ہی کا کرشمہ ہے۔ کہ کسی وقت ان کی سلطنت کا دنیا میں اور کوئی ثانی نہ تھا۔ اور سپین سے لیکر چین تک مسلمانوں ہی کی عملداری تھی۔

یہ اعتراض کرتے وقت وہ اس امر کو بھول جاتے ہیں۔ کہ "اسلام کا آغاز کس مپرسی کی حالت میں ہوا"۔ وہ اس وقت کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کا اقرار کرنے پر بے کس۔ اور لاچار غلاموں کو مکہ کی پتھریلی زمینوں پر سخت گرمی کے موسم میں ننگا کر کے گھسیٹا جاتا تھا۔ اور ان سے کہا جاتا تھا۔ کہ یا تو اپنے عقائد سے توبہ کرو۔ ورنہ ہمیشہ یہی سزا بھگتنے کو تیار رہو۔ لیکن اتنی سخت اذیت کے باوجود ان کی زبانوں سے ہمیشہ احد احد اور اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ہی نکلتا تھا۔ یہ لوگ کس تلوار کی چمک سے مرعوب ہو کر اسلام میں داخل ہوئے تھے؟ اور کیا یہ چمک ان کو اس قدر خوفزدہ رکھتی تھی۔ کہ سخت گرمیوں کے موسم میں جب صحرائے عرب جہنم زار بنا ہوا ہوتا تھا۔ وہ اپنے ننگے جسموں کو مکہ کی پتھریلی زمینوں پر گھسیٹا جانا گوارا کر لیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت سے انکار نہیں۔ کیا یہ بھی تلوار کا کرشمہ تھا۔ کہ جب صہیب نامی ایک مسلمان کفار کے ہاتھوں گرفتار کر لئے جاتے ہیں۔ ان کے قتل کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ اور ان سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کیا تم پسند کرتے ہو۔ کہ تم مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوتے اور تمہاری جگہ محمد (رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) قید میں ہوتے۔ تو وہ فوراً پکار اٹھے۔ خدا کی قسم میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ کہ مدینہ کی گلیوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں میں کانٹا چبھے اور میں یہاں آرام سے بیٹھا رہوں۔ کیا یہ بھی تلوار کی کارستانی تھی۔ کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب بظاہر مسلمان گر کر صلح کر رہے تھے۔ اور جو شرائط کفار کی طرف سے پیش کی جا رہی تھیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان سب کو منظور کر رہے تھے۔ اس وقت قریش کے سفیر کا لڑکا ابوجندل بیڑیوں میں جکڑا ہوا آیا۔ اس حالت میں اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے ڈال کر ان سے نہایت عاجزانہ التجا کی۔ کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ اور مسلمان ہونے کی پاداش ہی مجھ پر بے انتہا ظلم توڑے جا رہے ہیں۔ اور سخت سے سخت ایذا پہنچائی جا رہی ہے۔ خدا کے واسطے مجھے ان ظالموں کے پنجوں سے چھڑاؤ۔ اور اپنے ساتھ مدینہ لے چلو۔ مسلمانوں کے دل اس منظر کو دیکھ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر معاہدہ کی شرائط کے مطابق وہ اس کو اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتے۔ ذرا وہ مایۂ ناز مورخ اور مصنف تبلائیں تو سہی۔ کہ ابوجندل کو کس تلوار کا خوف تھا۔ جو کفار کے انتہائی ظلم وستم توڑنے کے خوف پر بھی غالب آ گیا؟

وہ ابوبکرؓ و عمرؓ جن کے ذمہ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہی لوگ اسلام کی اشاعت کرنے کے لئے تلوار کو کام میں لائے۔ ہمیں تبلایا جائے کہ وہ کس براں تلوار کی چمک سے مرعوب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ اگر ان کو تلوار کے زور سے اسلام پھیلانا مقصود ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کبھی مکہ کو تیرہ سال تک اپنا مرکز نہ بنائے رکھتے۔ جہاں آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ناقابل برداشت اور ناقابل بیان تکالیف دی جاتی تھیں۔ اگر اسلام کی اشاعت میں تلوار کا ہاتھ ہوتا۔ تو آپؐ کبھی بدر کے جنگی قیدیوں کو فدیہ اور دیگر ہلکی ہلکی شرائط پر رہا نہ کر دیتے۔ اگر اسلام تلوار کا رہین منت ہوتا۔ تو فتح مکہ کے موقعہ پر آپ اپنے ان بدترین دشمنوں کو جنہوں نے آپؐ کو ایذا پہنچانے اور تکالیف دینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ اور جو اس وقت دھڑکتے ہوئے دلوں کے ساتھ سر جھکائے کھڑے تھے۔ کبھی معاف نہ کرتے اور اہل مکہ کو کسی صورت میں بھی امان نہ دیتے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس الزام کے پردے میں عیسائی مورخین کو وہ دردناک مظالم چھپانے مقصود ہیں۔ جو عیسائیوں نے برسر اقتدار آنے کے بعد غیر عیسائی رعایا پر ڈھائے۔ ورنہ اسلام کے پھیلنے میں تلوار کا کوئی دور کا واسطہ بھی نہیں۔ مسلمان اتنے بے وقوف نہیں تھے کہ وہ زبردستی لوگوں کو مسلمان بنا کر خود اپنے ہاتھوں سے ملک میں ایک خطرناک سازشی گروہ تیار کر دیتے۔ جو موقعہ پاتے پر ان کی حکومت کا تختہ الٹنے کو تیار رہتا۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ جس شخص کو زبردستی کسی عقیدہ کے ماننے پر مجبور کیا جائے۔ خواہ وہ زبان سے اس کا اقرار کر ہی لے۔ مگر دل سے کبھی وہ اس کی صداقت کا یقین نہیں کر سکتا۔ اور اس موقع کی تاک میں رہتا ہے۔ کہ کب وہ اس ظلم وستم کا بدلہ لے سکے۔ جو اسکی مذہبی آزادی کو چھین کر اس پر روا رکھا گیا ہے۔

لیکن تاریخ شاہد ہے۔ کہ اگرچہ مسلمانوں کے عہد حکومت میں سینکڑوں بغاوتوں نے سر اٹھایا۔ لیکن ساڑھے تیرہ سو سال کے عرصہ میں آج تک کسی ایک گروہ کی طرف سے بھی یہ اعلان کر کے بغاوت کا علم بلند نہیں کیا گیا۔ کہ مسلمانوں نے زبردستی ان کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور آج وہ اس ظلم وستم کا بدلہ لینے کے لئے ان کے خلاف نبرد آزما ہوتے ہیں۔

یہ الزام اس قدر لغو اور اصلیت سے اس قدر دور ہے کہ اگر کوئی غیر متعصب شخص جس کے دل میں انصاف کا ذرا سا بھی مادہ ہو۔ اس پر سوچ بچار کرے۔ تو اس پر فوراً یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے۔ کہ اس الزام میں کسی قسم کی بھی صداقت موجود نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں آج ایک مثال قارئین کرام کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔

پروفیسر آرنلڈ کے نام سے علمی دنیا کا کوئی فرد ایسا نہ ہوگا۔ جو واقف نہ ہو۔ پروفیسر صاحب پہلے مدرسۃ العلوم علی گڑھ میں اور بعد ازاں اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔ اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد کیمبرج یونیورسٹی میں علوم شرقیہ کے پروفیسر مقرر ہو گئے۔ آپ نے ایک کتاب پریچنگ آف اسلام (دعوتِ اسلام) لکھی ہے جس میں دنیا کے مختلف ممالک میں اسلام کے پھیلنے کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ اسلام کسی ملک میں بھی تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ اور نہ قرآن کریم کی تعلیمات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ اس شخص کو جو اسلام کو قبول نہیں کرتا۔ بجبر اسلام میں داخل کر لیا جائے۔ اس کتاب کے چند اقتباس درج ذیل ہیں۔

پروفیسر آرنلڈ صاحب اسلام کی اشاعت کے طریقوں پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اسلام اپنے آغاز ہی سے کیا اصول میں اور کیا عمل میں تبلیغی مذہب رہا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی خود اسی تعلیم و تلقین کی مثال ہے۔ اور آپ دعاۃ اسلام کے اس طویل سلسلہ کے افسر ہیں۔ جس نے منکروں کے دلوں میں اپنے دین کے لئے رستہ کھول دیا۔ اس کے علاوہ جابر کے ظلم اور متعصب کے قہر و غضب میں تبلیغ اسلام کی شہادتوں کو تلاش کرنا ایسا ہی فضول کام ہے۔ جیسے کہ ایک خیالی شخص کے کاموں میں جس کی نسبت خیال ہو کر (نعوذ باللہ) ایک اسلامی جنگجو تھا۔ کہ ایک ہاتھ میں قرآن رکھتا تھا۔ اور دوسرے میں تلوار اس بات کو ڈھونڈنا عبث فعل ہوگا۔ بلکہ اشاعت اسلام کی تحریک کا نشان دعاۃ اسلام اور تجار کی خاموش کوششوں میں ملتا ہے۔ جنہوں نے اسلام کو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلایا"

(دعوت اسلام صفحہ ۷)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں:۔

"اسلام نے غیر مذہب کے ایسے لوگوں کے ساتھ صلح کلی کا طریقہ رکھا۔ اور ان کو مذہبی آزادی دی۔ جنہوں نے اپنی حفاظت کے معاوضہ میں جزیہ ادا کیا۔ گو مسلمانوں کی تاریخ کے صفحے اکثر ظلم کے ہنگاموں سے خون آلودہ ہیں۔ لیکن بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی سلطنت میں غیر مذہب کے لوگوں کو وہ مذہبی آزادی حاصل رہی۔ جس کی نظیر یورپ میں بھی سوائے زمانہ حال کے کبھی موجود نہ تھی۔ ....

.... جبر و اکراہ سے غیر مذہب کے لوگوں کو مسلمان کرنے کا حکم قرآن یا شریعت میں کہیں موجود نہیں ہے"۔

(دعوت اسلام صفحہ ۵۴۴ و ۴۷۴)

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں:۔

"قرآن میں کہیں کوئی عبارت ایسی نہیں ہے۔ جو کسی طرح جبراً تبدیل مذہب کا حکم دیتی ہو۔ برخلاف اس کے بہت سی آیتیں ایسی موجود ہیں۔ جن سے داعیان مذہب کی کوششیں وعظ و نصیحت کی حد تک محدود کر دی گئی ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کی کسی آیت سے نہیں نکلتا۔ کہ کافروں پر بغیر اس کے کہ خود کافر مسلمانوں کو حملہ کرنے پر مجبور کریں۔ حملہ کیا جائے۔ پس اس وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جس قدر لڑائیاں تھیں وہ اقدامی نہ تھیں۔ بلکہ دفاعی تھیں"۔ (دعوت اسلام صفحہ ۵۵۴)

اسلام کو ایک خونریز مذہب ثابت کرنے میں سارا قصور عیسائی پادریوں۔ مورخین اور مصنفین کا بھی نہیں ہے۔ بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے۔ تو اس کے سب سے بڑے ذمہ دار وہ سیاسی علماء ہیں۔ جنہوں نے محض اپنی حرص و آز کو پورا کرنے کے لئے قرآنی آیات کی ایسی غیر ذمہ دارانہ تفسیریں کیں۔ اور ایسے فتوے دیئے۔ جنہوں نے بیک جنبش قلم اسلام کو امن عالم کے سب سے بڑے علمبرداروں کی صف سے ہٹا کر انتہائی خونریز اور ظالم قوموں کی صف میں لے جا کھڑا کیا۔ پروفیسر آرنلڈ کے پیش نظر بھی یہی بات تھی۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

"یہ مسلمان شارح اور مفسرین کا طفیل ہے۔ کہ جہاد کے معنی مذہبی جنگ کے ہو گئے۔ جو کفار سے لڑی جاوے۔ اور بغیر اس کے وہ کچھ ستائیں۔ ان پر حملہ کرنا جائز ہو۔ لیکن یہ اصول ایسا ہے۔ جس کو قرآن نے ہرگز جائز نہیں رکھا ہے۔ اگر قرآن سے یہ اصول کسی طرح نکل بھی سکتا ہے۔ تو صرف اس طرح کہ مختلف آیتوں کے ٹکڑے ملا دیئے جائیں۔ اور بغیر فحوائے کلام پر نظر

سر اوون ڈکسن کشمیر کے معاملہ میں مصالحت کیوں نہ کرا سکے

آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر امور کشمیر نے ۱۰؍ اکتوبر کی شب ریڈیو پاکستان سے تقریر کرتے ہوئے تنازعہ کشمیر کی اس وقت سے تاریخ بیان کی جب سے سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاک و ہند کی رپورٹ پر غور کرنا شروع کیا تھا۔

آنریبل وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں بتایا کہ سلامتی کونسل نے وسط دسمبر ۱۹۴۹ء میں جنرل میکناٹن کو فریقین کے اختلافات رفع کرنے پر مامور کیا تھا۔ جنرل موصوف نے یہ تجویز پیش کی کہ استصواب رائے عامہ سے قبل بتدریج عسکری نظام ختم کرنے کے ایک پروگرام پر اتفاق رائے ہونا چاہیئے۔ شمالی علاقوں کی بابت جنرل میکناٹن نے اقوام متحدہ کے کمیشن برائے پاک و ہند کی اس رائے سے اتفاق کیا تھا۔ کہ ان علاقوں کا نظم و نسق موجودہ مقامی حکام کے ہاتھ میں رہنا چاہیئے اور حکومت ہندوستان کو خط متارکۂ جنگ کے اس پار اپنی فوجیں تعینات کرنے کی اجازت نہ ہونا چاہیئے۔ ہم نے یہ تجاویز مان لی تھیں۔ لیکن ہندوستان نے انہیں مسترد کر دیا تھا۔

۱۴؍ مارچ کی قرارداد

سلامتی کونسل نے فریقین کے بیانات سننے کے بعد ۱۴؍ مارچ ۱۹۵۰ء کو ایک قرارداد منظور کی جس میں سفارش کی گئی۔ کہ بنیادی اصولوں پر کافی حد تک اتفاق رائے ہو چکا ہے۔ اور اس کی بنیاد پر بقیہ مشکلات کو حل کیا جائے۔ نیز یہ کہ ریاست کا عسکری نظام ختم کرنے اور ریاستی عوام کی آزادانہ رائے کے مطابق ریاست کے مستقبل کا جلد تصفیہ ہونے کے لئے تدابیر کی جائیں۔

سلامتی کونسل نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو حکم دیا کہ وہ قرارداد منظور ہونے کی تاریخ سے ۵ ماہ کے عرصہ میں جنرل میکناٹن کی تجاویز میں دیئے ہوئے اصولوں کی بنیاد پر عسکری نظام ختم کرنے کا ایک پروگرام تیار کریں۔ اور اسے عملی جامہ پہنائیں۔

عسکری نظام کو ختم کرنے کے سلسلہ میں پاکستان اور ہندوستان کو امداد دینے کے لئے سلامتی کونسل نے اقوام متحدہ کے ایک نمائندہ کو مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو پاکستان۔ ہندوستان یا سلامتی کونسل کے سامنے ایسی تجاویز پیش کرے۔ جن سے اس مسئلہ کو حل کرنے میں مدد مل سکے۔ پاکستان نے اس قرارداد کو منظور کر لیا۔ اور ہندوستان نے اسے مسترد کر دیا۔

سر اوون ڈکسن

سر اوون ڈکسن اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے مئی ۱۹۵۰ء میں آئے۔ اور ابتدائی گفت و شنید کے بعد انہوں نے ۲۰ سے ۲۴ جولائی تک دہلی میں پاکستان و ہندوستان کے وزرائے اعظم کی ایک مشترکہ کانفرنس طلب کی کانفرنس میں شروع ہی سے وزیر اعظم ہندوستان نے یہ مطالبہ پیش کر دیا۔ کہ پاکستان حملہ آور ہے۔ اور پاکستانی فوجوں کو ریاست میں موجود رہنے کا کوئی حق نہیں۔ علاوہ ازیں انہوں نے یہ اصرار کیا۔ کہ یہ مطالبہ تسلیم کیا جائے۔ اور پاکستان کو حملہ آور قرار دیا جائے۔ اس سلسلہ میں مسٹر سر اوون ڈکسن نے یہ وضاحت کی۔

(اول) یہ کہ سلامتی کونسل نے اس قسم کا کوئی اعلان نہیں کیا۔

(دوم) یہ کہ موصوف کے فرائض میں یہ شامل نہیں۔ اور نہ انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی تحقیقات کی۔

(سوم) یہ کہ اس قسم کا کوئی اعلان بغیر تنازعہ کی ابتداء اور اس کی وجوہات پر غور کئے ہوئے ممکن نہیں ہے۔

سر اوون ڈکسن نے صرف تعطل کو ختم کرنے کی غرض سے یہ نظریہ اختیار کیا کہ اکتوبر ۱۹۴۷ء میں ریاست میں قبائلیوں کا داخلہ اور پھر پاکستانی فوجوں کا داخلہ "بین الاقوامی قانون کے مطابق نہیں تھا" موصوف نے تجویز پیش کی۔ کہ ایک مقررہ تاریخ سے پہلے پاکستانی فوجوں کا انخلاء شروع ہو۔ اور پھر ہندوستان اپنی فوجیں ہٹانا شروع کرے۔ اور اس کے بعد جہاں تک ممکن ہو۔ ایک ساتھ فوجیں ہٹائی جاتی رہیں۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی تجویز پیش کی جاتی رہی کہ ریاست کی فوجوں اور رضاکار فوج نیز آزاد کشمیر کی فوج کو غیر مسلح کرنے کے بعد توڑ دیا جائے اور اقوام متحدہ کے نمائندے، ان کے فوجی سیکرٹری اور ہندوستان اور پاکستان کے اعلیٰ فوجی افسروں کے مشورہ سے نظم و نسق قائم رکھنے کے سلسلہ میں ایک مختصر فوج اور اس کی تعداد مقرر کر دی جائے۔

ہندوستان نے تجاویز مسترد کر دیں

وزیر اعظم پاکستان نے وزیر اعظم ہندوستان کے مطالبہ کی تردید کی۔ اور سر اوون ڈکسن کے اس نظریہ کو بھی جو غلط تھا۔ اور جسے موصوف نے تعطل ختم کرنے کے لئے اختیار کیا تھا۔ ماننے سے قطعی انکار کیا۔ سر اوون ڈکسن نے اس سلسلہ میں کہا کہ ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ منعقد کرنے کے سلسلہ میں اس مطالبہ سے کوئی سروکار نہیں۔

بہرحال وزیر اعظم پاکستان نے یہ اعلان کیا۔ کہ پاکستان سلامتی کونسل کی قراردادوں کے تحت اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور اپنی فوجوں کو پہلے ہٹانا شروع کرنے کے لئے جبکہ بعد ہندوستان بھی فوجوں کا انخلاء شروع کرے تیار ہے۔ اور اسے اس سلسلہ میں ریاستی فوجوں کو توڑنے کی تجاویز بھی منظور رہیں۔ وزیر اعظم ہندوستان نے ان تجاویز کو مسترد کر دیا۔

آخر میں سر اوون ڈکسن کو اس کا یقین ہو گیا تھا جیسا کہ انہوں نے سلامتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ کسی ایسی نوعیت کے استصواب رائے عامہ کی مدت کے متعلق دفعات یا عسکری نظام ختم کرنے کے لئے کسی ایسے طریقہ کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں ہندوستان کی رضامندی حاصل نہیں کی جا سکتی۔ جو اس بات کی ضمانت ہو۔ کہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے انعقاد میں کوئی شے حائل نہ ہو گی۔ سر اوون ڈکسن نے اس خیال کے پیش نظر متنازعہ فیہ مسئلہ کا ایسا حل پیش کرنے کی جدوجہد کی جسے ہندوستان تسلیم کر سکے نئی دہلی میں سر اوون ڈکسن سے جو گفت و شنید ہوئی۔ اس سے انہوں نے یہ اخذ کیا۔ کہ ہندوستان حسب ذیل اصولوں کی بنیاد پر متنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کو تیار ہو جائے گا۔

(اول) یہ کہ ریاست کے ایسے علاقے جہاں کے باشندوں کی رائے کے متعلق کوئی واضح خبر نہ ہو۔ بغیر استصواب رائے عامہ کے ہی ہندوستان یا پاکستان میں شامل ہو جائیں۔

(دوم) یہ کہ استصواب رائے عامہ کو صرف ان ہی علاقوں تک محدود رکھا جائے۔ جہاں انتخاب کی صورت میں نتیجہ کے متعلق شبہ ہو۔

(سوم) یہ کہ جغرافیائی حالات اور ایک بین الاقوامی سرحد کی شرائط کے مطابق حد بندی کی جائے۔

سر اوون ڈکسن سے کہا گیا۔ کہ انہیں اصولوں پر تنازعہ کے تصفیہ کے متعلق امکانات پر تبادلہ خیالات کرنے کے لئے وزیر اعظم ہندوستان ایک ایسی کانفرنس میں شرکت کرنے کو تیار ہیں جس میں وزیر اعظم پاکستان اور سر اوون ڈکسن بھی شریک ہوں۔

حکومت پاکستان نے سر اوون ڈکسن کو بتایا کہ ریاست کے الحاق کے مسئلہ کے سلسلہ میں وہ متفقہ علیہ حل پر قائم ہے۔ یعنی باشندگان ریاست ایک ایسے آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے حل کے ذریعہ مسئلہ الحاق کو حل کریں۔ جو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منعقد ہو۔ نیز اسے یہ تسلیم نہیں کہ ریاست جموں و کشمیر کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان منقسم کر دیا جائے۔ حکومت پاکستان نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ استصواب رائے عامہ کی شرائط کے متعلق حکومت ہندوستان کے موقف کی توضیح کر دی جائے۔ کیونکہ غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے متعلق حکومت ہندوستان کا نظریہ حکومت پاکستان اور اقوام متحدہ کے نظریہ سے قطعی مختلف ہے۔ سر اوون ڈکسن نے اس نکتہ کی تشریح کے سلسلہ میں وزیر اعظم ہندوستان کو ایک تار روانہ کیا۔ جس میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے لئے چند ضروری شرائط تجویز کیں۔ وزیر اعظم ہندوستان نے یہ شرائط مسترد کر دیں۔ اور اس طرح سر اوون ڈکسن کا مشن ناکام ہو گیا۔

اب یہ حقیقت آشکار ہو گئی ہے کہ حکومت ہندوستان کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ کسی محدود علاقہ میں بھی جب تک ہندوستانی فوجیں وہاں موجود نہ ہوں اور وہاں کا انتظام اس کے زیر اثر نہ ہو۔ آزادانہ غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ پر تیار ہو۔ مزید برآں استصواب رائے عامہ کے علاقہ میں پاکستان کو دخل دینے کی اجازت بھی نہ ہو۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں منعقد ہونے والے استصواب رائے عامہ کا کیا حشر ہو گا۔

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

سلامتی کونسل نے سر اوون ڈکسن کی رپورٹ پر غور و خوض کرنے سے پیشتر اس جمود و تعطل کو حل کرنے کی دوسری کوشش کی۔

جنوری ۱۹۵۱ء میں لندن میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے اس تنازعہ کا تصفیہ کرانے کی کوشش کی۔ انہوں نے تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستان اور پاکستان اپنی باقاعدہ فوجیں ریاست سے ہٹالیں۔ اور مقامی افواج کو توڑ دیا جائے اور غیر مسلح کیا جائے۔ ریاست میں امن برقرار رکھنے کے لئے انہوں نے یکے بعد دیگرے تین تجویزیں پیش کیں۔

دولت مشترکہ کی ایک فوج تعینات کی جائے۔

یا

اقوام متحدہ کے زیر فرمان ہندوستان اور پاکستان کی مشترکہ فوج متعین کی جائے۔

یا۔ ناظم استصواب رائے عامہ ایک مقامی فوج تیار کرے۔ وزیر اعظم پاکستان نے ان میں سے ہر تجویز مان لی لیکن وزیر اعظم ہندوستان نے سب تجویزیں نامنظور کر دیں۔

بالآخر دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم پر واضح ہو گیا۔ کہ وزیر اعظم ہندوستان کشمیر سے ہندوستان کی قابض فوجوں کو ہٹانے پر تیار نہیں ہیں۔

اسلام پر بزورِ شمشیر پھیلنے کا الزام سراسر غلط ہے

(بقیہ صفحہ ۵)

خاص حالات کو سمجھے کہ جن میں وہ آیتیں نازل ہوئیں۔ اور جن سے ان کو تعلق تھا معنی کئے جائیں۔ لیکن پھر بھی ان سے یہ مراد نہیں ہے کہ جنگ کرنے کے لئے آنے والی نسلوں کے حق میں بطور مذہبی نصیحتوں کے ناطق حکم تصور ہوں۔ لیکن گو کافروں کے ساتھ بغیر اشتعال کے لڑائی کرنے کو بعض شارع نے جائز سمجھا ہو۔ لیکن زبردستی مسلمان کرنے کے متعلق جہاں تک مجھ کو تحقیق ہوا ہے کسی شارح نے اس کو جائز نہیں سمجھا۔ بلکہ ہمیشہ مفتوحین کے اس حق پر زور دیا ہے کہ جزیہ ادا کرنے کے بعد وہ اپنے مذہب پر قائم رہ سکیں۔" (دعوتِ اسلام صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷)

آج بھی بعض کم نظر علماء اپنی کتابوں میں اس بات پر زور دے رہے ہیں۔ کہ اسلام کا مقصد دنیا میں آنے سے یہی ہے۔ کہ وہ بھی طاقت پکڑ کر دوسری سلطنتوں کو حرفِ غلط کی طرح مٹا دے۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ ان کے اس غلط نظریے سے اسلام کو کس قدر عظیم نقصان پہنچ چکا ہے۔ اور پہنچ رہا ہے۔ کاش وہ حقائق پر نظر ڈالیں۔ اور اپنے بے بنیاد نظریوں کی بنا پر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش ترک کر دیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے متعدد بار ان کی خدمت میں گذارش کی جا چکی ہے۔ اور اب تو یہ کہنا پڑتا ہے کہ

ہم اپنا فرض کر چکے اے دوستو ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائے گا خدا

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ تا عرصہ ۳۰ اپریل ۱۹۵۳ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعت ہائے احمدیہ نوٹ فرمالیں اور نئے عہدیدار سابقہ عہدیداروں سے چارج لیکر دو ہفتہ تک دفتر کو میں رپورٹ کریں۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر	نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
۱	مونگ ضلع گجرات	سیکرٹری امور عامہ	راجہ خان محمد صاحب
		،، وصایا	میاں روشن دین صاحب
		،، تحریک جدید	سید احمد شاہ صاحب
۲	مظفر گڑھ	سیکرٹری مال	میر غلام احمد صاحب ڈیکسینیٹر
۳	گھوگھیاٹ میانی	سیکرٹری وصایا	ملک غلام حسین صاحب پنشنر موصی ۶۷۹
۴	Char Dukhnia P.O Rampur Bazar E. Pakistan	پریذیڈنٹ	Abal Bashar Sahib.
		سیکرٹری	Kh. Abdur Rehman Sahib.
۵	ملک وال ضلع گجرات	پریذیڈنٹ	حاجی رب نواز خان صاحب
		سیکرٹری مال	حاجی مرزا اللہ دتہ صاحب
۶	خوشاب	سیکرٹری تبلیغ	ملک گل محمد صاحب گورنمنٹ پنشنر
۷	چک ۹۷ جنوبی براہ چک ۹۵ ضلع سرگودھا	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد حسین صاحب چک ۹۷ جنوبی
		سیکرٹری مال	مہر انور صاحب چک نمبر ۱۰۱ جنوبی ڈاکخانہ خاص
		،، امور عامہ	،،
		،، تبلیغ	مہر غلام رسول صاحب چک ۱۰۳ جنوبی P.O چک نمبر ۱۰۱
۸	کھلنا مشرقی پاکستان	امام الصلوٰۃ	حافظ فیض احمد صاحب چک نمبر ۹۷ جنوبی
		پریذیڈنٹ	خواجہ محکم الدین صاحب ویل کم شو سٹور
		سیکرٹری	سید عبد الودود صاحب
۹	اونچہ ججہ P.O قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام رسول صاحب
		سیکرٹری مال	ماسٹر ابراہیم صاحب
۱۰	میاں چنوں ضلع ملتان	پریذیڈنٹ	چوہدری مبارک علی صاحب مالک یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی میاں چنوں
		سیکرٹری مال	،، ،، ،،
۱۱	گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب P.O خاص ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد اسحٰق خان صاحب
۱۲	کوٹ عبد اللہ P.O پی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ	پریذیڈنٹ	منشی محمد شبر اللہ صاحب C/O مرزا صالح علی صاحب نشاط فارم P.O نبی سر روڈ
		سیکرٹری مال	محمد علی صاحب
		سیکرٹری تبلیغ	محمد صدیق صاحب
		،، تعلیم و تربیت	عزیز الدین صاحب
۱۳	ٹنڈو جان محمد ضلع تھرپارکر سندھ	پریذیڈنٹ	چوہدری عبد الحمید صاحب دالس ملز
		سیکرٹری مال	،، ،، ،،
		سیکرٹری تبلیغ	منشی اللہ دتا صاحب C/O چوہدری عبد الحمید صاحب
		،، تعلیم و تربیت	
۱۴	Naogaon Distt. Rajshahi E Pakistan	پریذیڈنٹ	M. Abul Qasim Khan Sb.
		سیکرٹری	Ch. Abul Asim Khan Sb.
۱۵	احمد نگر ضلع جھنگ	سیکرٹری امور عامہ	چوہدری میاں خان صاحب
۱۶	پلاٹ شاہ دیوانولہ P.O سرسنگھ Via [illegible] ضلع لاہور	پریذیڈنٹ	محمد صدیق صاحب
		سیکرٹری مال	زین العابدین صاحب

(باقی)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اُردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کر دیں گے

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

وی پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی سال لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے۔ کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔

جنرل اسمبلی میں فلسطین، مصر، لیبیا اور مراکش کے مسائل خاص طور پر زیر بحث آئیں گے

نیویارک ۱۲؍ اکتوبر ۶؍ نومبر کو پیرس میں منعقد ہونے والے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کا ابتدائی ایجنڈا ۵۸ نکات پر مشتمل ہے۔ اس میں متعدد عرب مسائل بھی رکھے گئے ہیں۔ اسمبلی میں اقوام متحدہ کے کمشنر برائے لیبیا مسٹر ایڈریان پیلٹ اور لیبیا کے منتظم اداروں کی رپورٹوں پر غور کیا جائے گا۔ لیبیا میں جنگی نقصانات سے متعلق مسٹر ٹریگولی سیکرٹری جنرل کی رپورٹ بھی ایجنڈے میں شامل ہے۔ لیبیا اور مصر کی سرحدوں کے علاوہ مراکش کا مسئلہ بھی زیر بحث آئے گا۔

فلسطین کے سلسلے میں اقوام متحدہ کے مصالحتی کمیشن کی سرگرمیوں اور اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کی رپورٹ کا جائزہ بھی لیا جائیگا۔ ان کے علاوہ جنرل اسمبلی ایسے معاملات پر بھی غور کرے گی۔ جن کا تعلق عرب ممالک کے ساتھ بالواسطہ ہے۔ مثلاً ان بین الاقوامی اداروں کی رپورٹیں جن کے عرب ممالک بھی رکن ہیں۔

عراق اور اردن کی "متحدہ حکومت" کا منصوبہ

بغداد ۱۲؍ اکتوبر۔ عراقی استقلال پارٹی کے آرگن لوائے استقلال نے عراق اور اردن کی متحدہ حکومت قائم کرنے کے لئے ایک پلان شائع کیا ہے۔ جسے اخبار نے مرحوم شاہ عبداللہ کے نام سے منسوب کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پلان کا مسودہ ایک عراقی سکیم کے جواب میں شاہ عبداللہ نے اپنے ہاتھ سے تیار کیا تھا۔ مجوزہ پلان یہ تھا۔ کہ دونوں ملک ایک "متحدہ حکومت بن جائیں۔

اور دونوں ممالک کے وزراء کی مشترکہ سپریم کونسل اس کا نظم و نسق چلائے۔ ہر سال اس کونسل کا اجلاس باری باری عراق اور اردن میں ہوا کرے۔ اور اس ملک کا وزیر اعلیٰ اجلاس کا صدر ہو۔ بادشاہ صرف اہم اور غیر معمولی اجلاس کی صدارت کریں۔ مجوزہ تجویز کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان خارجہ اور فوجی پالیسی اور تعلیمی نظام میں باہمی تعاون سے کام لیا جائیگا۔ شاہی خاندان اپنے اپنے ملکوں میں موجودہ حقوق برقرار رکھیں گے اور اگر کسی ملک کا بادشاہ کوئی ولی عہد مقرر کئے بغیر فوت ہو جائے۔ تو حضرت حسینؓ ابن علیؓ کے قبیلہ سے کوئی موزون شخصیت [illegible] نشینی کے لئے منتخب کی جائے لیکن بعد میں شاہ عبداللہ نے یہ ترمیم پیش کی تھی کہ شاہ عبداللہ کو دونوں ملکوں کا بادشاہ تسلیم کر لیا جائے۔ اور وہ عراق کے موجودہ بادشاہ شاہ فیصل ثانی کو اپنا ولی عہد قرار دے دیں۔ دونوں ممالک مل کر ایک تاج کے زیر نگیں آ جائیں۔ لیکن پانچ سال کے عرصہ تک اپنی اپنی مجالس قانون قائم رکھیں۔ (نوسٹار)

مکہ معظمہ میں ریڈیو سٹیشن کا قیام

مکہ ۱۲؍ اکتوبر۔ تاریخ میں پہلی دفعہ اب مکہ سے بھی نشریات سنی جا سکتی ہیں۔ یہاں ایک نیا ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا ہے۔ جس کی رسم افتتاح کے موقع پر سعودی عرب کے وزیر خزانہ شیخ عبداللہ السلیمان نے شہر کے نزدیک صحرا میں ایک عشائیہ بھی ترتیب دیا۔ نشرگاہ کی افتتاح کی رسم حجاز کے وائسرائے امیر فیصل نے ادا کی۔ (اسٹار)

استنبول میں اسٹرپٹومائیسین کا کارخانہ

استنبول ۱۲؍ اکتوبر۔ مارشل امداد کی مدد سے استنبول میں اسٹرپٹومائیسین بنانے کے لئے ایک بڑا کارخانہ تعمیر کیا جا رہا ہے۔ چند مہینوں میں اس کارخانہ میں دوا تیار ہونے لگے گی۔ اور امید ہے کہ اس سے مشرق وسطیٰ کی اسٹرپٹومائیسین کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ (اسٹار)

اینگلو مصری معاہدے کی تنسیخ پر ترکی کا ردعمل

لندن ۱۲؍ اکتوبر۔ انقرہ کی اطلاع ہے۔ کہ اینگلو مصری معاہدہ کی تنسیخ کے سلسلہ میں مصر کے فیصلہ پر ترکی میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ ترکیہ مشرق وسطیٰ کے دفاعی منصوبہ میں بہت دلچسپی لے رہا ہے۔ تاہم مصر اور مغربی طاقتوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے سفارتی پیمانہ پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ترکیہ کو دفاعی معاملات میں مصر کے تعاون کی امید تھی۔ لیکن اب وہ یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ آیا موجودہ عالمی صورت حال کے پیش نظر مصر کو کامیابی کے ساتھ کسی نئے دفاعی پلان میں شریک بھی کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگرچہ ترکوں کی ہمدردیاں مصر کے ساتھ ہیں۔ لیکن ان کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کے اپنے رویہ سے یہ مثال مل سکتی ہے۔ کہ کس طرح ایک ایشیائی ملک اپنی آزادی اور خود مختاری کو صدمہ پہنچائے بغیر دفاعی معاملات میں مغربی طاقتوں کے ساتھ تعاون کر سکتا ہے۔ (اسٹار)

GOVERNOR'S HOUSE
LAHORE

۱۲؍ اکتوبر ۱۹۵۱ء

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی کی پنجاب برانچ امسال ۴؍ سے ۱۰؍ نومبر ۱۹۵۱ء تک ریڈ کراس ہفتہ منا رہی ہے

ہر سال ریڈ کراس ہفتہ منانے کا مقصد یہ ہے کہ اس صوبے کے لوگوں کی توجہ خاص طور سے اس انسانی خدمت کی اہمیت کی طرف مبذول کرائی جائے جو ریڈ کراس کا نظام بجا لا رہا ہے۔ پنجاب ریڈ کراس سوسائٹی کی خدمات جنگ اور امن دونوں زمانوں میں قابل قدر رہی ہیں۔ اس لئے وہ ہر شہری کے تعاون کی مستحق ہے۔

آج جب کہ بھارتی فوجوں نے کشمیر اور پاکستان کی سرحدوں پر ڈیرے ڈال کر ہمارے ملک کے امن و امان کو خطرے میں ڈال دیا ہے یہ اور بھی ضروری ہو گیا ہے کہ اس جماعت کو اور بھی مضبوط بنایا جائے اور اس کی مالی بنیادیں مستحکم کر دی جائیں تاکہ وقت آنے پر یہ اپنے فرائض بوجہ احسن سر انجام دے سکے

اس لئے میں پنجاب کے ہر شہری سے اپیل کرتا ہوں کہ ریڈ کراس فنڈ میں فراخدلی سے چندہ دے اور ہفتہ ریڈ کراس کو صحیح معنوں میں کامیاب بنائے۔

عبدالرب نشتر

گورنر پنجاب

ٹریپولی میں ۲۵۰۰ سال پرانے شہر کی دریافت

لندن ۱۲؍ اکتوبر۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ ٹریپولی میں ۲۵۰۰ سال قدیم فونیشین شہر کی کھدائی کی جا رہی ہے۔ اس شہر کا نام سبراتھ ہے۔ آثار قدیمہ کے برطانی اور امریکی ماہرین اس کھدائی کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس سے قبل اطالوی ماہرین نے ایک رومن شہر کے کھنڈرات دریافت کئے تھے۔ (اسٹار)

شام اور بھارت کا تجارتی سمجھوتہ

دمشق ۱۲؍ اکتوبر۔ ایک سرکاری ترجمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ شام اور بھارت کے درمیان ایک دوستی اور تجارتی معاہدہ پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے عنقریب دونوں حکومتیں اس پر دستخط ثبت کریں گی ترجمان نے بتایا کہ حکومت شام، ترکی، یونان اٹلی اور بلجیم سے بھی تجارتی مذاکرات کر رہی ہے (دستار)

گندھک کی قلت

لندن ۱۲؍ اکتوبر۔ برطانیہ میں گندھک کی قلت کے پیش نظر سرکاری حکام اور نجی ادارے گندھک کا تیزاب پیدا کرنے کے دوسرے ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔ شمالی انگلستان کی ایک انجینئرنگ فرم نے ایک فارمولا تیار کیا ہے جس سے اس سال کوک کی گیس سے ساٹھ ہزار ٹن تیزاب بنایا جائے گا۔ سپر فاسفیٹ بنانے کے لئے گندھک کے تیزاب کی بجائے شورے کے تیزاب کو استعمال کرنے کی کوششیں بھی کی جا رہی ہیں۔ جس کو بہتر بنا کر بھی توقع ہے کہ زیادہ گندھک کا تیزاب ملنے لگیگا۔ (اسٹار)